© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

اطمینان قلب

(الذین امنو و تطمئن قلوبھم بذکر اللہ الابذکر اللہ تطمئن القلوب)(الرعد آیت 28) "جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھئے اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔"

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں انسان کی تمام پریشانیوں' بے چینیوں کا علاج ذکر الٰہی میں بتلایا گیا ہے۔ حقیقتاً ذکر الٰہی سے ہر دل کو اطمینان اور سکون قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے متعدد مقامات میں ذکر الٰہی کی اہمیت کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 45 میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے (ولذکر اللہ اکبر) "کہ اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا (افضل) ہے"

اور سورۃ البقرۃ آیت 152 میں فرمایا (فاذکرونی اذکرکم) "پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔"

سورۃ الاعراف آیت 205 میں حکم ربانی ہے (واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین) یعنی "اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو نہ کہ اونچی آواز سے اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔"

ذکر الٰہی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ رب العزت نے جہاد کے موقعہ پر کثرت ذکر کا حکم دیا۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت 45 میں اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا (یاایھاالذین امنو ا اذالقیتم فئة فاثبتوا واذکرو اللہ کثیر العلکم تفلحون) یعنی "اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے ملاقات کرو (لڑائی کرو) تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیجئے تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔"

علاوہ ازیں سورۃ الاحزاب میں بھی اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے فرمایا (یاایھا الذین آمنو اذکرو اللہ ذکرا

(باقی صفحہ 83)

ترجمة الحدیث

ذکر الٰہی کی فضیلت

(عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکرہ مثل الحی والمیت) (رواہ البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل الذکر)

(وفی روایة قال مثل البیت الذی یذکر اللہ فیه والبیت الذی لا یذکر اللہ فیه مثل الحی والمیت) (صحیح مسلم' باب استحباب [illegible] النافلة فی بیته)

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ [illegible] روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال [illegible] رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا' زندہ اور مردہ شخص کی [illegible] ہے اور دوسری روایت میں (جسے حضرت امام مسلم رحمہ اللہ [illegible] نے بیان کیا ہے) آپ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں ا[illegible] ذکر کیا جاتا ہے' زندہ اور مردہ کی مثال ہے"

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں احادیث میں ذکر الٰہی کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کا مقام مثال سے واضح کیا گیا ہے' کہ جو انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے' وہ گویا زندہ انسان ہے اور اس کا دل زندہ ہے اور جو انسان اللہ کا ذکر ترک کر دیتا ہے' تو ترک ذکر موت کی طرح ہے' جس طرح انسان پر موت طاری ہو جائے تو اس کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کر [illegible] اس طرح اللہ کے ذکر سے غفلت برتنے والا اللہ تعالیٰ سے ا[illegible] دور ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کر پاتا' جس سے اسے [illegible] ہو اور اللہ اس سے خوش ہو جائے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس گھر کو زندہ انسان کا گھر قرار دیا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مردہ انسان کی طرح ہے۔

مذکورہ احادیث کی مثال سے ذکر الٰہی کی فضیلت واہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیث رسول ﷺ میں ذکر الٰہی کا مقام و مرتبہ اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اختصاراً دو احادیث کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔

(عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ سبق المفردون

(باقی صفحہ 83)

© rasailojaraid.com